

حکمت مودودیؒ

جہاد کے متعلق غلط فہمی

خالص علمی حیثیت سے ہم ان اسباب کا تجزیہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے 'جہاد فی سبیل اللہ' کی حقیقت کو سمجھنا غیر مسلموں ہی کے لیے نہیں، خود مسلمانوں کے لیے بھی دشوار ہو گیا ہے تو ہمیں دو بڑی اور بنیادی غلط فہمیوں کا سراغ ملتا ہے۔

پہلی غلط فہمی یہ ہے کہ اسلام کو ان معنوں میں ایک مذہب سمجھ لیا گیا ہے جن میں یہ لفظ عموماً بولا جاتا ہے۔۔۔ دوسری غلط فہمی یہ کہ مسلمانوں کو ان معنوں میں محض ایک قوم سمجھ لیا گیا ہے جن میں یہ لفظ عموماً مستعمل ہے۔

ان دو غلط فہمیوں نے صرف ایک جہاد ہی کے مسئلے کو نہیں بلکہ مجموعی حیثیت سے پورے اسلام کے نقشے کو بدل ڈالا ہے اور مسلمانوں کی پوزیشن کلی طور پر غلط کر کے رکھ دی ہے۔

'مذہب' کے معنی عام اصطلاح کے اعتبار سے بجز اس کے اور کیا ہیں کہ وہ چند عقائد اور عبادات اور مراسم کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے مذہب کو واقعی ایک پرائیویٹ معاملہ ہی ہونا چاہیے۔ آپ کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہیں رکھیں، اور آپ کا ضمیر جس کی عبادت کرنے پر راضی ہو اس کو جس طرح چاہیں پکاریں۔ زیادہ سے زیادہ اگر کوئی جوش اور سرگرمی آپ کے اندر اس مذہب کے لیے موجود ہے تو آپ دنیا بھر میں اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے پھریں اور دوسرے عقائد والوں سے مناظرے کیجیے۔ اس کے لیے تلوار ہاتھ میں پکڑنے کا کون سا موقع ہے؟ کیا آپ لوگوں کو مار مار کر اپنا ہم عقیدہ بنانا چاہتے ہیں؟ یہ سوال لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے جب کہ آپ اسلام کو عام اصطلاح میں ایک مذہب سمجھ لیں اور یہ پوزیشن اگر واقعی

اسلام کی ہو تو جہاد کے لیے حقیقت میں کوئی وجہ جواز ثابت نہیں کی جاسکتی۔

اسی طرح 'قوم' کے معنی اس کے سوا کیا ہیں کہ وہ ایک مجلس گروہ اشخاص (Homogenous Group of Men) کا نام ہے۔ جو چند بنیادی امور میں مشترک ہونے کی وجہ سے باہم مجتمع اور دوسرے گروہوں سے ممتاز ہو گیا ہو۔ اس معنی میں جو گروہ ایک قوم ہو وہ دو ہی وجوہ سے تلواریں اٹھاتا ہے اور اٹھا سکتا ہے۔ یا تو اس کے جائز حقوق چھیننے کے لیے کوئی اس پر حملہ کرے یا وہ خود دوسروں کے جائز حقوق چھیننے کے لیے حملہ آور ہو۔ پہلی صورت میں تو خیر تلوار اٹھانے کے لیے کچھ نہ کچھ اخلاقی جواز بھی موجود ہے (اگرچہ بعض دھرماتماؤں کے نزدیک یہ بھی ناجائز ہے) لیکن دوسری صورت کو تو بعض ڈکٹیٹروں کے سوا کوئی بھی جائز نہیں کہہ سکتا، حتیٰ کہ برطانیہ اور فرانس جیسی وسیع سلطنتوں کے مدبرین بھی آج اس کو جائز کہنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

جہاد کی حقیقت

پس اگر اسلام ایک 'مذہب' اور مسلمان ایک 'قوم' ہے تو جہاد کی ساری معنویت جس کی بنا پر اسلام میں اسے افضل العبادات کہا گیا ہے، سرے سے ختم ہو جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی 'مذہب' کا اور 'مسلمان' کسی 'قوم' کا نام نہیں ہے۔ دراصل اسلام ایک انقلابی نظریہ و مسلک ہے جو تمام دنیا کے اجتماعی نظم (sanction) کو بدل کر اپنے نظریہ و مسلک کے مطابق اسے تعمیر کرنا چاہتا ہے اور مسلمان اس بین الاقوامی انقلابی جماعت (International Revolutionary Party) کا نام ہے جسے اسلام اپنے مطلوبہ انقلابی پروگرام کو عمل میں لانے کے لیے منظم کرتا ہے، اور جہاد اس انقلابی جدوجہد (Revolutionary Struggle) کا اور اس انتہائی صرف طاقت کا نام ہے جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اسلامی جماعت عمل میں لاتی ہے۔

تمام انقلابی مسلکوں کی طرح اسلام بھی عام مروج الفاظ کو چھوڑ کر اپنی ایک خاص اصطلاحی زبان (terminology) اختیار کرتا ہے تاکہ اس کے انقلابی تصورات عام تصورات

سے ممتاز ہو سکیں۔ لفظ جہاد بھی اسی مخصوص اصطلاحی زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام نے حرب اور اسی نوعیت کے دوسرے عربی الفاظ جو جنگ (war) کے مفہوم کو ادا کرتے ہیں قصداً ترک کر دیے اور ان کی جگہ 'جہاد' کا لفظ استعمال کیا جو struggle کا ہم معنی ہے بلکہ اس سے زیادہ مبالغہ رکھتا ہے۔ انگریزی زبان میں اس کا صحیح مفہوم یوں ادا کیا جاسکتا ہے:

To exert one's utmost endeavour in furthering a cause

اپنی تمام طاقتیں کسی مقصد کی تحصیل میں صرف کر دینا۔

سوال یہ ہے کہ پرانے الفاظ کو چھوڑ کر یہ نیا لفظ کیوں اختیار کیا گیا؟ اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ 'جنگ' کا لفظ قوموں اور سلطنتوں کی ان لڑائیوں کے لیے استعمال ہوتا تھا اور آج تک ہو رہا ہے جو اشخاص یا جماعتوں کی نفسانی اغراض کے لیے لڑی جاتی ہیں۔ ان لڑائیوں کے محرک محض ایسے شخصی یا اجتماعی مقاصد ہوتے ہیں جن کے اندر کسی نظریے اور کسی اصول کی حمایت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اسلام کی لڑائی چونکہ اس نوعیت کی نہیں ہے۔ اس لیے وہ سرے سے اس لفظ ہی کو ترک کر دیتا ہے۔ اس کے پیش نظر ایک قوم کا مفاد یا دوسری قوم کا نقصان نہیں ہے وہ اس سے کوئی دل چسپی نہیں رکھتا کہ زمین پر ایک سلطنت کا قبضہ رہے یا دوسری سلطنت کا، اس کی دل چسپی جس سے ہے وہ انسانیت کی فلاح ہے۔ اس فلاح کے لیے وہ اپنا ایک خاص نظریہ اور ایک عملی مسلک رکھتا ہے۔ اس نظریے اور مسلک کے خلاف جہاں جس کی حکومت بھی ہے اسلام اسے مٹانا چاہتا ہے قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی قوم ہو اور کوئی ملک ہو۔

اس کا مدعا اور اپنے نظریے اور مسلک کی حکومت قائم کرنا ہے بلا لحاظ اس کے کہ کون اس کا جھنڈا لے کر اٹھتا ہے اور کس کی حکمرانی پر اس کی ضرب پڑنی ہے۔ وہ زمین مانگتا ہے۔۔۔ زمین کا ایک حصہ نہیں بلکہ پورا کرہ زمین۔۔۔ اس لیے نہیں کہ ایک قوم یا بہت سی قوموں کے ہاتھ سے نکل کر زمین کی حکومت کسی خاص قوم کے ہاتھ میں آ جائے بلکہ صرف اس لیے کہ انسانیت کی فلاح کا جو نظریہ اور پروگرام اس کے پاس ہے یا بالفاظ صحیح تریوں کیسے کہ فلاح انسانیت کے جس پروگرام کا نام 'اسلام' ہے اس سے تمام نوع انسان متبوع ہو۔ اس غرض کے لیے وہ تمام ان طاقتوں سے کام لینا چاہتا ہے جو انقلاب برپا کرنے کے لیے کارگر ہو سکتی ہیں اور ان

سب طاقتوں کے استعمال کا ایک جامع نام 'جہاد' رکھتا ہے۔ زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطہ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر فنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے۔ تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے اور اس راہ میں مال صرف کرنا اور جسم سے دوز دھوپ کرنا بھی جہاد ہے۔

فی سبیل اللہ کی لازمی قید

لیکن اسلام کا جہاد نرا 'جہاد' نہیں ہے 'جہاد فی سبیل اللہ' ہے۔ 'فی سبیل اللہ' کی قید اس کے ساتھ ایک لازمی قید ہے۔ یہ لفظ بھی اسلام کی اسی مخصوص اصطلاحی زبان سے تعلق رکھتا ہے جس طرف ابھی میں اشارہ کر چکا ہوں۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے 'راہ خدا میں'۔ اس ترجمے سے لوگ غلط فہمی میں پڑ گئے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ زبردستی لوگوں کو اسلام کے مذہبی عقائد کا پیرو بنانا جہاد فی سبیل اللہ ہے، کیوں کہ لوگوں کے تنگ دماغوں میں 'راہ خدا' کا کوئی مفہوم اس کے سوا نہیں ہا سکتا۔ مگر اسلام کی زبان میں اس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔

ہر وہ کام جو اجتماعی فلاح بہبود کے لیے کیا جائے اور جس کے کرنے والے کا مقصد اس سے خود کوئی دنیوی فائدہ اٹھانا نہ ہو بلکہ محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہو، اسلام ایسے کام کو 'فی سبیل اللہ' قرار دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ خیرات دیتے ہیں اس نیت سے کہ اسی دنیا میں مادی یا اخلاقی طور پر اس خیرات کا کوئی فائدہ آپ کی طرف پلٹ کر آئے تو یہ فی سبیل اللہ نہیں ہے۔ اور اگر خیرات سے آپ کی نیت یہ ہے کہ ایک غریب انسان کی مدد کر کے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کریں تو یہ فی سبیل اللہ ہے۔ پس یہ اصطلاح مخصوص ہے ایسے کاموں کے لیے جو کامل خلوص کے ساتھ ہر قسم کی نفسانی اغراض سے پاک ہو، اس نظریے پر کیے جائیں کہ انسان کا دوسرے انسانوں کی فلاح کے لیے کام کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے، اور انسان کی زندگی کا نصب العین مالک کائنات کی خوشنودی حاصل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

'جہاد' کے لیے بھی 'فی سبیل اللہ' کی قید اسی غرض کے لیے لگائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص یا گروہ جب نظام زندگی میں انقلاب برپا کرے اور اسلامی طریقے کے مطابق

نیا نظام مرتب کرنے کے لیے اٹھے، تو اس قیام اور اس سر بازی و جاں نثاری میں اس کی اپنی کوئی نفسانی غرض نہ ہو۔ اُس کا یہ مقصد ہرگز نہ ہو کہ قیصر کو ہٹا کر وہ خود قیصر بن جائے۔ اپنی ذات کے لیے مال و دولت یا شہرت و نام وری یا عزت و جاہ حاصل کرنے کا شائبہ تک اس کی جدوجہد کے مقاصد میں شامل نہ ہو۔ اس کی تمام قربانیوں اور ساری محنتوں کا مدعا صرف یہ ہو کہ بندگانِ خدا کے درمیان ایک عادلانہ نظامِ زندگی قائم کیا جائے۔ اس کے معاوضے میں اسے خدا کی خوشنودی کے سوا کچھ بھی مطلوب نہ ہو۔ (اسلامی نظام اور اس کے بنیادی تصورات، ص ۲۳۰-۲۳۵)

تین رنگوں کی مدد سے پہلی بار گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے ترجمہ قرآن سکھنے کا جدید اور منفرد انداز

مفتاح القرآن

تالیف: محمد عبد الرحمن طاہر
ادبیاتی محنت تک پہنچانے والے زبردست محنت ورکے ہوئے ہیں

اس کتاب میں عربی گرامر کے دقیق مسائل کو علامات کے ذریعے نہایت آسان اور منفرد انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

تیسرا پارہ شائع ہو گیا ہے۔

مصباح القرآن

قارئین کی سہولت کیلئے اس منفرد ترجمہ قرآن میں دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

① ایک صفحے پر اردو میں استعمال ہونے والے 65 فیصد قرآنی الفاظ سیاہ رنگ میں، بار بار استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ نیلے رنگ میں اور نئے الفاظ جو 15 فیصد ہیں سرخ رنگ میں پیش کیے گئے ہیں۔

② دوسرے صفحے پر الفاظ کو خانوں میں درج کر کے انکے ہر جز کو الگ رنگ دے کر اسی رنگ میں اس کا ترجمہ واضح کیا گیا ہے۔ بالکل اسی طرز پر ”مصباح الصلوٰۃ“ کے نام سے نماز کا ترجمہ، جنازہ کی دعائیں اور آخری پارے کی چند سورتیں بھی شامل ہیں۔

(درک بک)

تمرین القرآن

اس کتاب میں ”مفتاح القرآن“ کی علامات اور ”مصباح القرآن“ کے اسلوب کو مشقوں کے ذریعے خوب ازبر کرایا گیا ہے

مفتاح القرآن	تمرین القرآن	مصباح القرآن	تمرین القرآن	مفتاح القرآن	مصباح القرآن
22	22	22	22	22	22
22	22	22	22	22	22
30	30	30	30	30	30

تک پاکستان اینڈ ڈسٹری بیوٹر: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-7320318

فضلی بک پرائمریٹ، اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-2212991
الدی الی الخیر: قرآن مکتب، 103 ہسی نیٹ، شمار دان، دھول روڈ، لاہور۔ فون: 115 Ext: 111 042-111737